

ضمیمہ کتاب مکتوبات احمد

- اس صفحہ کی پشت پر نقل خط حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بنام حضرت اقدس درج
- صفحہ ۸۸ اصل چربیہ خطوط حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خاں صاحب درج
- ۱۲ تا ۱۳ خط اکسریہ ظہور اللہ احمد صاحب وجواب حضرت اقدس
- ۱۴ تا ۱۵ نقل خطوط حضرت اقدس بنام قاضی صاحب
- ۱۶ تا ۱۷ چربیہ خطوط حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خاں صاحب
- ۱۸ تا ۱۹ بلاک خطوط حضرت اقدس بنام بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی
- ۲۰ بلاک لکھتی حصہ ۲۱ بنام محمد ابراہیم خاں صاحب { یہ بلاک سرخ رنگ کے ہیں۔ اقدس
- ۲۲ بلاک خط حضرت اقدس بنام محمد ابراہیم خاں صاحب { مطبوعہ بلا صفت
- ۲۳ تا ۲۴ عرفیہ بیعت مرثیہ نوٹ سید رشید احمد صاحب ایڈوکیٹ وجواب حضرت
- ۲۵ تا ۲۶ خطوط حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خاں صاحب
- ۲۷ تا آخر چربیہ خطوط حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خاں صاحب صحت نامہ و نوٹس وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خط ۲۸ - لاہور

آجانی مولائی ایدم اللہ تعالیٰ

سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - حضور ۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء

سما الہام جو حضور نے ۱۹ کو قبل ظہر بیان فرمایا تھا۔

بفرض صحت ہمیش خدمت کر کے ملتجی ہوں کہ حضور

ملاحظہ فرمائیں۔ نیز اس کے متعلق اگر کوئی

تعمیم ہو یا اس کے بعد کا کوئی اور الہام

قابل اشاعت ہو تو عطا فرمایا جاوے۔

۱۸ اپریل = زلزِلَتُ الْأَرْضِ

حَقُّ الْعَذَابِ وَتَدْلِي +

ترجمہ = زمین کا ہلنا۔ عذاب سچ ہے اور وہ آسرا۔

نوٹ اور تب۔ الحکم میں زلزلت الارض بحق العذاب

حقہ کی شائع ہوا ہے (جلد ۱۲ ص ۱۲۹)

حاکم غلامی

عبدالرحمن قادیانی

یہ کتاب نجیب حاکمی عبدالرحمن قادیانی بسم حضرت اقدس

اس کے بعد درجہ اولیٰ عالم
 جس کے نسبت اس کے رحمت کی تجویز کا ہے
 حاضر اس کے ساتھ جو کہ وہ میرا استاد ملا ہے
 اور وہی بقیہ علم و دانش کا دارالبرکت ہے جو ہے
 سب اور اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 میرا رہا ہے کہ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

(۲) زعمانیہ و ایسے کہیں وہ حضرت ہیں کہ

کہیں مسند سے آج کہیں تین اعجاز ہیں

ہم وہ کہیں کہیں وہ درمیان میں ہے

آج کے وہ وہ کہیں کہیں کہیں کہیں

جس کے لئے تم کا رشتہ ہے درغور و درغور
 کہ غفور الکریم اور غفور الکریم
 حُر و رُو کیا تم نے جانے کہ جی بی بی
 فقیر سے بیعت کر لے لارو تو غفور
 ہر غفور رحیم کہ ہے اسے اسے
 (۳) یہ ہے درغور و درغور
 سنئے سنئے اے کھنڈ جہان کفر و کفر
 کہ ہے اور ان کے حور و حور
 رشتہ اس کے حور و حور
 کے حور و حور اور حور و حور
 اگے لگا حور و حور جو حور و حور
 اور حور و حور حور و حور

[illegible][illegible]

ابر عظیم طماعت اگر انسان کو صوفی بنائے
 تو اس پر ہی ایمان لگے گا کہ وہ قادر خدا علیہ السلام
 در کمال قدرت و کمال علم ہے جو حال میں اللہ
 تلخ بندہ کہ جسکے تمام قسم میں حارستان و صاب و جود
 و مصلحت ہے با اوقات ایسے گزرتے گئے کہ انسان
 خود کے گھر میں کہیں نہ رہے بلکہ وہاں سے کہیں
 اس کے لیے رہا تو کبھی نہ ہو جو وقت و
 رہے نہ خدا ہی نہیں کہ وہ اس کے لیے کہیں
 کا نفع ایمان حاصل ہوگا۔ یہاں اس کے لیے

حاشہ کہ جب کہ یہ تصور ہے اور ایمان حاصل ہوگا
 تو اس کے ساتھ ہی ہر وقت اس کے لیے کہ وہ
 سنگم میں جاؤں گا۔ یہ اس کے لیے کہ وہ
 اس کے لیے جو ایمان کو حاصل ہوگا وہ اس کے لیے
 اس کے لیے کہ وہ اس کے لیے کہ وہ اس کے لیے
 اس کے لیے کہ وہ اس کے لیے کہ وہ اس کے لیے

ہاں سے من مہر و سہو میں جو فرما کر لکھ
 در لای حالہ صمد غلام اللہ
 در لکھ

۴۲
 محمد زکریا غلام اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انتہار کی بادبہ ہا جو در لکھ میں غلام اللہ
 میں اراد کیا کہ مگر اور کہ دفع ۷ ملکہ اس کیا کہ رو حال یہ خالی اس کہ جہ باکر
 یہ لکھا گیا کہ صمد ہوا لکھ فانی صمد اراد کیا جاوے یہ تم بن سے در لکھ
 انتہار بالفہ میں مگر تو را کہن یہ تم سے کہ لکن یہ کہ اس انتہار یہ
 در و در لکھ فانی یہ جو ہے نہ تو در لکھ فانی یہ جو اور نہ لکھ فانی یہ جو در لکھ
 در و در لکھ فانی یہ جو ہے نہ تو در لکھ فانی یہ جو اور نہ لکھ فانی یہ جو در لکھ

ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب حیدر آبادی حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے جو
اب فوت ہو چکے ہیں ان کے اولاد کے پاس جو
خط حضرت اقدس کا محفوظ تھا اس کو معہ اہمیت
درخواست دعا، ڈاکٹر صاحب معہ جواب کے شائع
کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۱۲۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَحْمَدٌ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بخدمت امانت و محبت و مہارت مسیح موعود و مہدی مہر و علیہ الصلوٰۃ والسلام
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداوند کریم و رحیم بڑا افضل ہمارے شامل حال ہوا
کہ ہم نے اوس نعمت عظمیٰ کو پایا جس کے لئے ہمارے آبا و اجداد ایک زمانہ دراز سے تہمتی گزر رہے
کہ ہم کہ حضرت والا کی بیعت کا شرف حاصل ہوا جس سے لاکھ لاکھ شکر ہے اوس خداوند کریم کا کہ ہمارے
ایمان و آفتان میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی حضور سے اس قدر ہے کہ ہمارے لئے ایسی غا
فرمائیں کہ خداوند کریم ہمیں شیاطین و الانس و الجن سے محفوظ رکھ کر ہمارے خاتمہ بخیر ہے اور
ہمارے آخر دم تک اپنی اور اپنے پیارے نبی کی فرمانبرداری کا ایک سچا عملی اور پیرائے خوش
مرحمت فرمائے اور ہم سے راضی و خوش ہو جائے

اور یہ امر بھی ضروری القرض ہے کہ حضور کی خاص توجہ و عنایت کی وجہ یہاں میں کسی
قسم کی تکلیف پیش نہیں آئی جس چیز کی ضرورت ہوئی حسب خواہش ہمیشہ ہوتی رہے
ہر چیز و لکھی خواہش تو یہی ہے کہ ایک لمحہ کے لئے حضور سے جدا ہوں لیکن ایام
رخعت کے قریب الاختتام ہونے کا سبب مہاش کی انجام دہی کے لئے ضرورت کی وجہ ہم
خدام مستعدی اجازت ہیں کہ کل صبح اپنے وطن کی جانب راہی ہو جائیں۔

خاکستان

سید عابد حسین
منصبدار علاقہ نظام حیدر آباد
بنڈ کٹری
دستخط بشیر احمد سوداگر

سید ظہور احمد احمد
سرحد دو افانہ راجدہ وردال
ضلع بید علاقہ نظام حیدر آباد
سید نعیم احمد احمد

(نوٹ) ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب تحصیل آبادی کے نام کے دو خطوط جو منامانہ پر درج ہیں
وہ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیری کو ششوں سے ملے ہیں جزاء اللہ
اصل خطوط کرم سید اسد اللہ صاحب حیدر آبادی جو ان کے فرزند ہیں کے پاس
محفوظ ہیں (مرتب)

خط حضرت اقدس دستخطی و مہر مولیٰ بس نام ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب ریادی

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محبتی اخوت سید ظہور اللہ احمد صاحب سہیل ریل
آسلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

آگیا محبت نام پہنچا خط نے ہفتے کے جعفر
آگیا اخلاص اور سعیدی اور تعلق دلی معلوم
سودا ہے در حقیقت وہ ایک ایسا آدمی ہے
کہ بہت کم لوگ اس طرح اخلاص تک
پہنچتے ہیں۔ اور شکر کا مقام ہے کہ خدا
تعالیٰ نے ہماری جہت میں ایسے با اخلاص
پیو آئیے ہیں خدا تعالیٰ آپکو اس شرف
اور خلوص کا اجر بخشے اور آپکو معاہدے
مخبر و ن اور اہل و عیال کے سلاطین رکھے
روپیہ حریہ بقدر جو بھلائی روپیہ بھلائی
ہیں اور حیدر ہفتے سے پیری طبیعت بہت

خط حضرت اقدس بنام ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب حیدر آبادی جوڑہ، ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء

رسالت موعودہ اسلام

میرا خیال ہے کہ آپ رخصت کے دن ایسی
سیت بھیجیں اور آپ معلم اتمیہ کے
دعوت سے آپ کو صرف تہہ و نہار ہوا اتفاق
۱۔ رسالہ مجاہدہ کی ملازمت کو نہ کہم کہتے
۲۔ میرا مجاہدہ کی بات ہے آپ جلی حاکمیت
اور ان کی صلاحیتیں اور دلائل سے تسلیم کریں
حاجی محمد وسایہ نے یہ رسالہ لکھا

۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبی عزیز! خاتم قاضی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خیریت نامہ پہنچا بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ تشریف لادیں آپ کی بیوہ کے لئے اگر ساتھ لے آویں تین چار ماہ تک کوئی بوجھ نہیں ایک یا دو انسان کا کیا بوجھ ہے۔ پھر تین چار ماہ کے بعد شاید آپ کے لئے اللہ تعالیٰ اس جگہ کوئی تجویز کھول دے ومن یتوکل علی اللہ وہو حسبہ سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ ہمارا اور آپ کی عمر کا آخری حصہ ہے پھر دے کے لائق ایک گھنٹہ بھی نہیں ایسا نہ ہو کہ جدائی کی مدت موجب حسرت ہو۔ موت انسان کے لئے قطعی اور اس جگہ موت سے ایک جماعت میں نزول رحمت کی امید ہے۔ غرض ہماری طرف سے آپ کو نہ صرف اجازت بلکہ ہی را د ہے کہ آپ اس جگہ رہیں ہماری طرف سے روٹی کی مدد اور انسان کے لئے ہو سکتی ہے اور دوسرے بالائی اخراجات کے لئے آپ کوئی تدبیر کر لیں اور امید ہے کہ خدا کوئی تدبیر نکال دے زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خانکسار مرزا غلام احمد ریفی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حکیم فضل دین صاحب سے دریافت کر لیجئے کہ جہان خانہ میں آپ کے لئے جگہ نہیں اور عنقریب میرے اس دالان کے نیچے ایک مکان بننے والا ہے اس میں آپ رہ سکتے ہیں بالفعل گزارہ کر لیں کوئی گھر تلاش کر لیں۔ والسلام
نوٹ۔ اس پر دستخط موجود ہیں مگر تحریر مضمون کی ہے۔ مرتبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امۃ الرحمان کے معاملہ میں مجھے بہت حیرت ہے کوئی صورت خاطر خواہ

ظاہر نہیں ہوتا۔ احمد نوریک بخت آدمی ہے۔ بہت مخلص ہے۔ مگر وہ پردہ پر دلی ہے۔ زبان پنجابی اور اردو سے محض ناواقف ہے۔ اس صورت میں اصول معاشہ میں پہلے ہی یہ نقص ہے کہ ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف ہیں پھر وہ عنقریب ایک لمبے سفر کے لئے جاتے ہیں اور خطرناک زمین کا بل کا سفر ہے معلوم نہیں کہ کیا ہو میں نے کئی جگہ کہہ دیا ہے اب اختیار میں نہیں ایسی جلدی نہیں چاہئے جس میں اور ف د پیدا ہو۔

مرزا غلام احمد عفی عنہ

خط حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خان صاحب

۴۷

سید

سید محمد علی

خانقاہ

نہجہ

نجیبی طریری احرم نواب محمد علی

اسم علیکم درجہ اسد بگام ان محب کا محبت نام ہوئے حرم

آپ نے اپنے محبت اور اخلاق کی بشارت لکھا ہے درحقیقت

مجھ کو یہی امید تھی اور میری بھاری دعا صرف اس عزم کے تھی

کہ میں لوگوں پر یہ سبوت پیش کروں کہ ان محب اپنے احوال

کی ہم سے منت استقامت پر ہے سو الحمد للہ کہ میں آپ کو اب سے
 پایا۔ میں آپ کے ایسے محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے نزدیک آپ کے
 محبت سوتی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اس صیاد کے بعد ہی
 خدا تعالیٰ ہمیں دار السلام میں آپ کی مدافعت کی جیلے دکھائے
 اور جو امید ہیں انیا تمی وہ حقیقت میں بسری طاقتوں کو
 اگر وہ سمجھنے سے حاضر ہوں محدود رہتا ہے جس پر وہ نقد میں

اس کی تیری لکھا ہے کہ صحابہ کو اب ابھڑا ہوا کہ کارم آت سید کو
 میں نے قریب تھا کہ اس امید کے ملک پر جا میں ہی ملک کا لفظ
 جو صدی میں آیا ہے اپنے اس حال میں گویا اس کی قاری
 وقت میں حدیث تلفظ سے تیار ہو گئی ہے بڑی مسندوں ہے
 خبر عمر خالد نے جسے وہی الدکان نہیں فتنہ پر اس میں پہلے اس کے

نہیں روز کے سترہ ۵ سکنی میں اور پچھ غلامی ہمارے ہاں ہو رہی
 حالتی اور اخون مراد کے سید محمد اسرار کے سامنے کھڑے ہوئے
 مہمان شریف آیتہ سے اور اس کا خرم سب فتنہ اور دلی محبت
 آپ کے دی ہے جتنی اور امید رکھتا ہوں کہ یہ دن سترہ
 ہو درلیم چار عہد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 غیب و علنی علی کلام اللہ

محی عرفی اخون مراد کے

اسے حکم دے گا کہ وہ اس کے حکم میں آئے کہ حوالہ دے گا
 بلکہ فتنہ ہو گئے اب کئی گاہیں اسے دوسری سی کی ایک
 سر کی ہمارے اس صورت میں ہے تو اس بات پر اندر
 کہ وہ اس کے خوراک کے لئے قضا ہے ہر روز میں بدل کر دے
 مگر میں نے نہ کیر دلی خواہے منہ میں کہ ان کی ایک کلمہ

مرکی و اور وہ ہی قریب ہیں اور اور لوگ بھی رشتہ دار اس کے
 کچھ غنائق صدر تہن نام کر اگر مرکی عقل اور سکر اور درازی
 سوشن زمانہ بن الی می تو دی دور رسا نہ شے اتنا ہم دھار
 پس اس غرض کے اس کو سکتا دیکھ کر کراہ کر اس کو خاطر
 عورت بکر اس راگی نام حالات درانیت کراہیم اور
 سلام زمانہ اور در پورہ تھن نہ ہو اور کثرت میں اس کے
 سفر میں کے بہت نہ کثرت یہ تھن ہوا می یکا تو میں ہی
 حویلی کثرت و کثرت اس صورت میں اور کثرت میں کو
 کثرت کا کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت
 کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت
 کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت کثرت

عبد السلام

محبی رحمتی و از حبیب

اسم علی و حاتم الد
دعوتی کہ علی ان کی خدمت و اس کے
ساتھ ساتھی و اس کے
وہم دو ایک اور ایک و علی و حاتم

ایک سو و پچاس سال کی لادروں کی رانی اور ایک سو و پچاس سال کی
کرب و غم کی دردناک تاریخ مازیکا (مجموعہ) کا کرم
چلی گئی کہ قدرے اگر کمال کا عمارت کے آثار ملے
میر محمد علی صاحب صاحب صورت نگار، میر محمد علی صاحب

کریا جی، استغفار کر کے، عبادتِ حق

و قیوم مولا صفات مولا و مکی و الماس و
سزا ہے ان محبت و محبت کے لئے مولا کے لئے

بیت انیسویں کی روایت میں کہ شیخ نے فرمایا کہ اور ایک حکایت اور ہے کہ
 اس کے بعد اس کے گورنر نے تمام خواجہ کی سوانح قابل اطمینان
 حسین جو اس کے لئے لکھی تھیں ان میں سے ایک کو اس کے لئے لکھا ہے

زبان سنہ ثانیہ دربارہ شیخ سے چنانچہ کے نام پر

در علم حالہ علیہ السلام ۱۵/۱۵

۱۴/۶۶ حکم اسرار الہی
 حکم سے علم الہی

حجہ غنیہ الخیرم لایک

السلام علیہ وسلم اس کے بعد اس کے شیخ نے فرمایا کہ اور ایک حکایت اور ہے کہ
 اس کے بعد اس کے گورنر نے تمام خواجہ کی سوانح قابل اطمینان
 حسین جو اس کے لئے لکھی تھیں ان میں سے ایک کو اس کے لئے لکھا ہے
 اور اپنی دینی سے لڑنے کے لئے حضرت علیؓ کے حوالہ سے فرمایا کہ وہ فرمایا کہ وہ

[illegible]

اور پانی اٹھی لکھ کر دینا کہ تم جس گناہ سے بچو گے اس کا ثواب تم کو دے دیتا ہوں
 اور وہ تم کو دے گا جو تم کو دے گا اور وہ تم کو دے گا جو تم کو دے گا
 یہ سب کچھ تم کو دے گا جو تم کو دے گا جو تم کو دے گا جو تم کو دے گا

۱۵
 ۷۸
 بحکم اللہ الرحمن الرحیم
 محمد و آصف علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء

صبح کی نیلے ایک خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں
 کوئی کہا کیا ہے یہ۔ میں اس کی بات غریب سے کہہ دیتا ہوں

کو خواب میں دیکھا کہ جب ایک اولاد راتہ خوار سے تعلق

رنگینہ دل ہوئی ہے اور ان کی بات میں دس روپے سے دیکھو
 اور صفت میں یہ میری دل میں گزرا ہے کہ اس روپے میں

تب انہوں نے وہ دس روپے ایک خانہ سے دوسری

ہاتھ کے طرف پہنچا ہوں اور ان لایون بن سے نور کی
 کرنیں نکلتی ہیں جیسا کہ جانے کے ساتھ میں ہوتی ہیں
 سینہ اور چوک دار کرتی ہیں جو تاریکی کو دھنسی کر دیتے ہیں۔
 اور میں رشوت و تہمت میں ہوں کہ وہ ہم بن سے کہیں سے
 اس قدر مرزا کرتے ہیں اور خالی گھبراہٹ کہ ان کو زانی
 کرزن کا اہل وجہ خود ہے میں اس مرتبہ اکثر کھل سکے
 ٹھہری بگڑی ہوئی ہیں اور ان میں سرسبز لکڑیاں جاری
 تھکتے ہیں اور ہر صدمہ کا رگہ وقت ہو گیا۔ تھوڑے بن ہوں
 کہ اسے تھمر گیا ہے۔ شاید اس کی بہتر ہے کہ اکی (کھڑکی)
 کہیں نہایت بچہ حالت درپیش ہے کہ اللہ میں محمد تعالیٰ سے
 ہیں حال اور ملی ہوئی رہے ہیں جیسا کہ راہِ یوسف رکھے اللہ
 اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ شاید ایک یہ تھمر چکے ہوں کہ
 ایک دینی سے اسے لکھ کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ
 اس کے انہی تھریں ہوں اور خدا کے کوئی تھمر
 ہر صدمہ کا رگہ وقت ہو گیا۔ تھوڑے بن ہوں

اصل خط نواب محمد علی خان صاحب بنام حضرت اقدس

۱۶
۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید

سیدی و دو دوئی طبعی

رسد علیکم۔ رات مضی کا دم نہاد بنیا۔ ہذا دندن لے اسے
کے بعد کی فہمیت اور دعاؤں کے ہم من حاضر تبدیلی سے ابھری۔
خدا کرے کہ ہم جہی کے قدموں میں نیکی اور عدلی سے لبر کوئے اور ترقیا روئی
سکر حاصل ہو۔ ملازم محمد علی

جواب خط مذکورہ بالا

از حضرت اقدس بنام نواب محمد علی خان صاحب

۱۶
۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد علی

علی اللہ المصلی

محمد علی

جسٹس اخیل لڑا

رسد علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جسٹس تورات کے خواجہ کم ایک قلم

۱۲۱

۸۴

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

الحمد لله

را بخت بنگاه رسد و در راه دور رسد

که در غایت کرم من داد در یک چشم این

و عیان بصریت می رسد به لب لباب

عراق که در کتب کتب کتب کتب کتب

در کتب کتب کتب کتب کتب کتب

سید کتب کتب کتب کتب کتب کتب

سفر کتب کتب کتب کتب کتب کتب

توتی و غیر کتب کتب کتب کتب کتب

بسم الله الرحمن الرحیم

محمد زین العابدین علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی سیدنا محمد و آله الطاهین

۲۲
۸۵

اسے سن کر اسے کو تمام غم سے محبت بخشے ہیں
 بری طبیعت بہت تابی اچھی ہے حوت کثرت سیاب اور
 دراز سر کے لڑائی پلا اور سحر اور تاشقہ قلم
 اب یہ وقت ہے کہ ہاتھ پر سر دھر کر ایسے مہمانی پر
 کہ گویا بھین گویا تکی خون میں اور زندگی خلو ماکہ سکون ہوگی
 ہر کثرت سے دیبا کے وہ حالت عالی نہ تھے سر میں رکھنا
 کہ مرد زت کہ اب میں تادہ لگوئے پوری مہمانی

جہد و جدوجہد و کسبت بیان نہایت
 دکن ہوت و رہش و درویشی سے حد نہ تھی دکن کو
 وہ اعتقاد تھے کہ میرے محراب میں اللہ غنیم کو رکھنا تھا
 اور میں بھین گویا تکی خون میں اور زندگی خلو ماکہ سکون ہوگی
 اور یہ کہ میں اور یہانی ترقی کے استند تھی میں
 خدا کا عہدہ آن کو لائی ترقی تھی ماکہ اور جو ہوگا
 دنیا اور زمین اور دنیا پر ہے کے کثرت سکون اور دنیا کو

دین پہ قسم رتے میں ہیں کسے ان کی حالت سے دریا
 کہ پھر نہ گمان اور ایمان اور سادگی سے جو عبادت
 لیکن میں اس بات پر کہ ہے سب سے بڑا جو کلمہ ہے کہ خدا کا
 فضل اور گنہگار کے آگے گناہ پر حق پر دل سے

اور افسوس غمناک بابا سیر پہ لگی ہیں شبنم ج
 کہ گزرتا ہے کہ زمانہ گزر رہا ہے ہوتا ہے غم
 لیکن یہ حال آپ دین سے محبت دلتی ہیں ایک
 ایسے جہیز جس سے آخر کار ایک غم سے ہوا
 دعا دعا ہے میں جانتا ہوں کہ ایک ایک دعا میں
 سکون ہے اور میرا ایمان کہ یہ دعا میں فانی ہیں
 جاگتی ہے ایک صوفیہ لفظ ہے کہ میں اسکی اور
 دیکھو کہ دعا میں کس سے دعا میں دعا میں دعا میں
 صوفیہ دعا میں دعا میں دعا میں دعا میں دعا میں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

۲۳
۸۶

استغفر الله ربی و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

و استغفر لک و استغفر لک

آنگاه که یک خطی جدید کشاید و
 بنی حکماری نه اسباب برایت عالی
 خردمندانه و درین چرخ که از او
 جود افتد بر تیر چرخ برین که در
 این علم دعا که عزت دیکه از حیرت
 حیرت از حیرت بگوید دعا را
 که مارک رسد به دست اندک

و یک عجب رکت حسن در
 زنده برهانی به سوختن
 استقامت بیست و نه روز
 و در هر روز

اور زدن محو طوفان کہ تیرا رستم

سحر کما پیش رستم

حاکم حریم شکر

۲۴
۸۶
بکمال الشکر الرحمن الرحیم
بکرم و نصیب

عزیزی بجسے احوال نواز

زلف عجم و درخت و درخت و پائے اوقات ایک پریشانی سے پر ابر
پیشگو میرا دل کو افسردہ خلق اور غم و غم کا صدور ہو گیا جس میں سید
سرنکشا ہیں عجب طوفان توں و صفا و صوف قدی کے قند و نبات
نجم پر سر زینت کوں کر افسردہ سناں مود جانوں کہ گویا وہ علم ہر یک
و در دہوئیں جن را غم خواری کے جسے بی اختیار ایک کشتی اور کرب دل میں
پیدا ہوئی ہے اور افسردہ دل میں بریا ترجمہ کے آپ کو دل لکھوں گا

گرا ای عزیز! کیا زنی کا راقا و صولی اس کے لئے ^{مستحق} ہے؟
درج کا لہریں اور رجم دیکھو کہ اسے گنہ گار بنادیا کہ مردہ کی گنہ گار

اور فریاد ہے جو انکی زخموں پر موج رکتا ہے اور ان کی سوزش کے
زعائن کو لٹاتا ہے کہیں کہیں وہ اپنے بند کی آزمائش میں کوتاہی
لیکن افرکار رحم کے طائرے دیکھ لیتا ہے اُسے صحت مند
محکم پر توکل رکھو اور اپنے کام اُنکو سونپو اُن کے اپنی لہجہ پر جامع
نگرانی میں اُنکی تعداد و تعداد کے راجے رہی ہے کہ کئی حضرت اُنکی
رحمات سے نصیب نہ ہو - میں اُن کی کہ بہت اچھا کرتا تھا اور اُن
کو صبر و ہمت سے قوت دے کر اُن کو صبر و ہمت سے قوت دے
خازن کے سب گہوارہ دفعہ لاجل و لا خوف است اللہ ربکم العلیٰ اعلم سنہ ۱۰۸۰
رات کو کوئی وقت صبح کی غار کے بعد کھانے کے کم اُن کا لکھنا دفعہ ۱۰۸۰
پہن کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ایک کھجور کھائیں کہ کھانے کے بعد

بید و جان من ماری با تو بر جنت است - بید و جان من ماری

سبحان پروردگار و دعا کن اوروز خداوند کریم
که صلی علیہ وسلم درین - دی می برادر طوبی است
و محبت خورشید است و این چه شاخ کو گل و گلستان
ای که درین کارین را برین است و این چه شاخ
صفت که درین است و این چه شاخ و این چه شاخ
که این چه شاخ و این چه شاخ و این چه شاخ
دور کرد و دور کرد و دور کرد و دور کرد

و اگر غلام از در دل آید

نور برادر

۱۵۹۱

عشق

بسم الله الرحمن الرحيم
محمد بن محمد علی زکریا

بجی عزیزه اخوند زکریا

امید علیک در علم السور و اب اعانت نام
سوره جبرئیل اب کردا = در علم السور
سوره جبرئیل اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور

در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور
در علم السور اب کردا = در علم السور

ایسے رعا مددگار کی کوئی غنیمت مجھ کو ملے
حکیم وقت راجا ہر تہا کا کہ وہ حالت (۱۱)

اگرچہ میں گزشتہ میں کچھ لکھ دیا ہے مگر

حالت کے بعد اس پر اور اس پر اس کا حکم

وہ حالت میں اس کی اور اس کی

کے دو حالت کے اس اور اس پر اس کا حکم

حالی بنائی ہے بعد اس کے اور اس کے

اس کے بعد اس کے بعد اس کے

کہ نہ وہ مسئلہ ہے نہ اس کے دل کی حالت

اس کی حالت جو اس کے دل کی حالت

اس کی وہ کیفیت ہے جو اس کی حالت

بیان ہے اس کے اور اس کے اور اس کے

فاقر دینی یا معشر احسان کا احسان فقر و سیرت

لله دره کجاست مایحی پور بلبلر نه لکھی نور عثمانیت

التبر کا ایک دوسرا قسم بطور ستم اور تکدہ ہے

ایسی ہی کہ سوڑا دیتا اور وہ یہ کہ اس کی قدر

مستبدان کی طرف سے اور ان کے حکمرانوں کی طرف سے

اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے

سب بزرگوار عالمی میں بہترین و سترہا اور خیر

تو که شانه می زنی که ای اُمّی دست مرا دراز

۱۔ جسے قدر و منزلت ملے اور کھڑے رہے اور جسے کسی کی قدر نہ ملے اور اس کی ہمت نہ رہے

اسکی صبر کو سب نے اس کی بہت قدر کی اور اس کی

در حالت لایق و املا / نور و دامن / دعاس

مقتل کے طور پر کسی کے سوا من صرف یہ کہ اور ہے۔

یہ صدارت کا ایک بہت بڑا کام تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ

[illegible]

الحمد لله الرحمن الرحیم
مکتوبہ فی حق علی بن ابی طالب

بسم ربی الرحمن الرحیم

اے علیؑ دھڑے الوداد کا نام اچھڑتا ہوں کہ تر حلف نام
کہ طرح سے ثابت رہا ہے اب کہ نہ اہل وصال
سودت تارین میں مدد ہے ابج میں بیاہ
ابھی کشتی صاب کو خود دھوا وہ بہت غلو ہے ابھی
طرح ہی کو کشتی میں لٹکتا صاب آدر کی ہی کہ کشتی میں
سیر کا پیش ستر ہے جبریل کے درجہ اعلیٰ حق ہی دہی ہے
احوار ہے جوڑی ہی کہ ابگر دلی میں سوار کے اور
ساتھ ایک دلی ہی کہ ابھی تارین میں لٹکتا صاب
کشتی پر صاب رزق کی تارین میں لٹکتا صاب

فانزلہ من لدنہ کلہا سوار سنہ وکلا اسے اپنے تہی دار میں لٹکتا
کہ اکی طرف کیا تا علیؑ کی کشتی میں لٹکتا صاب

اول یہ کہ میں نے اس کی اور افضل سے درجہ انگریزوں کو کہہ
 عزت سے پہلے اس اور اگر یہاں سے ان کو عزت ہو کر چلے
 ان کی تریں اور ان کے اندر اس کے فرشتوں میں ان کو دینا کہ
 باقی سے اس کے دل سے بہتر شریعت میں ہے
 اس کے ساتھ اس کے دل سے بہتر شریعت میں ہے
 نہ کہ اس کے دل سے بہتر شریعت میں ہے

اس کے دل سے بہتر شریعت میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 محمد دہلوی

۳۱
 ۹۳

اس کے دل سے بہتر شریعت میں ہے

یہ عجیب القادس سوا کہ اس کا اور اس کے
 بت خط کی اندر کیا اور اس کے خط کی

واللہ انصار ہیں جو کہ دوسرے کہتے ہیں وہ

سما کی پہانت سادہ لوحی کا وہ ترکہ جاہلیہ کے
وہ معاف کر دیتے ہیں ہم سب کو سزا کی کو گدیا
اور وہ کچھ کہے کہ بوقت رسی اور دیا ۱۱
ہوئے ہیں ایک خط لکھنے کے لئے

رنگینا نالی تریہ رنو مقدس اڑکا ہے نہ ملدنی

دل میں خیال کیا کہ کل زبان درایت لکھنے کے لئے

سب سے کہ اٹھائی ہے وہ حرف مل گیا اور اس

رنگینہ روبرو کے حالت تیار ہے کا خیال

انتہائی سہجہ کر گیا اور وہ دم بدم تھا

مگر الحمد للہ مل گیا و ضرورت یہاں پہانت سادہ

وہ اور ہم دیکھتے ہیں وہ کی اٹھائی کی

سز تداویج کم اثر خردیہ

روا کی این وران

حسین علی

خط نواب محمد علی صاحب
خدمت حضرت امیر

۳۳
۹۶

سیدی مولیٰ و حبیب مولیٰ

اس عہد میں جو بجا امر دوز سے سیر ہو کر
میرتے ہیں اسے اب امارت فرمائی جا کر حضور کی محبت
کی خوش بین دعوت میں بہ کر دین - رنج و غم

۳۳
۹۶

سبحان الله الرحمن الرحيم
کتاب

میں غزیرۃ الخیر لایا ہے

اسم جناب دھرم دھرم درویشی کا در حقیقت کرا کر
کہہ دیتے ہیں کہ درویشی کا یہ اسباب اختیار
کہہ دیں جو کہ کرام دعوت ہے اس کے لئے لایا ہے
دولت کا کہہ دیتے ہیں کہ

خطاب محمد علی صاحب
بخدمت حضرت اقدس

سبحان الله الرحمن الرحيم

۳۴
۹۷

سبحان الله الرحمن الرحيم
سیدی درویشی کا یہ

اس کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ
برداشت دیتے ہیں کہ اس کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ
فاریغ ہو جائیں کہ اس کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ

میں

جگر جان ترا ہے جس اسد کا دیا ہے گہری کر
 بھوں اور شمس کو جس سے جڑا ہے ہون و در طرح
 صحت کے اور سر میں خیر ہے مدد صحت کا ہے ہر صحت ہون
 دو سر نہ ہی جو کار ہو جس کا

۳۴
 ۹۷
 اسو حکیم دقت ہو دیا

آپ کو اجازت ہے اس طرح جان کر ہر خدایا
 رہا کرتا رہتا ہے کہ دیا کر یہ کہ دیا عالم لہو

نے جو لہو رہتا رہتا ہے دیا دیا اور لہو کر
 در لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر
 لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر

دی کر لہو کر اور لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر
 لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر
 لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر لہو کر

نہ کہ نہ ہر صنف رسائی کی تہائی اور اس ترسائی کی ہر صنف
 کہ نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی
 اور ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی

(۱) درسیہ ہر صنف رسائی کی تہائی اور اس ترسائی کی ہر صنف
 کہ نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی
 اور ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی
 درسیہ ہر صنف رسائی کی تہائی اور اس ترسائی کی ہر صنف
 کہ نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی
 اور ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی

ایک صنف رسائی کی تہائی اور اس ترسائی کی ہر صنف
 کہ نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی
 اور ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی نہ ہر سال کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد بن وفضل علی رسولہ الکریم

رسد حکیم در حق مدد و رہنمائی

میری تخت طبر بار کج کی نسبت در لب کی لوت کج دایہ بکسری
میں بہت دین سنگ اس کی سادہ میں سو شمار با آج جو کہ
حدیثی ہو کہ دل بیدار ہو اس سرور کی ساتھ اس رشتہ میں بھی
عذر نہ ہو کہ اور میں بیدار گشتا ہو کہ اس کو بھی المین تامل
سہ ہو گا اور وہ یہ بھی کہ حدیث میں ایک دریا کی آواز
جاگیر ہو گیا ہے اور اس پر آواز کا یہ ہیں ایک دستاویز شری
محرر یہ اس کی لوت کی حاصل ہو بن صوبہ جانتا ہوں کہ
اسی عذبت اور احمد بنی اگر اس سزا ہو اور اس کی ایک سزا
بہت دیباہی کہ اس کو جان و مال کی ایک درخت میں لکھ کر جو کہ
ختم کیا ہو وہ اس کو اس کی مدد و حسبت سے بڑا کہیں اور

میر جانا ہے میں اچھے بچے دعا کر رہا ہوں کہ

حقیقت نظر کر کے جو اپنے اختیار میں نہ ہے

کچھ کلمہ لکھ کر اپنے بچے دعا کرنے کے

سوئے اور خدوں سے کہے کہ ایک حمد الہیہ

۱۱ میں اللہ راہم فرما کر اس حمد الہیہ میں

۱۲ میری اس قدر حالت کا فرقہ ملے گا کہ

۱۳ یہاں تک کہ میں چوتھے طرف سے بھی

۱۴ آج آج کل کے فتنوں کی سوا میں

۱۵ ملے اس قدر خاص طور سے دعا کروں گا

نہر کافی ہو گا تا کہ نہ کروں کی کمی صورت و شب نام نہ

یہ وہ زمیں جسکو سوچ کر بھی نہ آئے کہ عجز نہ ہوں

ایک دفعہ ^{تفصیل} اور سی رسیدہ ملک ہی کہ اگر ان دونوں باتوں

کی رنج میں ہوں تو اگر ان باتوں کی سبب روغت نہ

مگر میری ان باتوں پر بھی یہ ایک سطحی مفہوم جو ہر

اس کی سطح کی سطح میں ہوگی اسکو ہے ہی نہ اس خیال

کے اور حکمت نگاری غریبی سید محمد اکمل اور ک

دن تک ٹہرایا یہ اگر آپ کی طرف سے اس طرح کی باتوں

کوئی نہ ہو کہ میں اپنی توری میں جہاد میں لگا دوں

وہم سہاہ کہہ گئے

وہم سہاہ کہہ گئے

مکمل و مہم علی علیہ السلام

مکمل و مہم علی علیہ السلام

اسلام و مہم علی علیہ السلام

کچھ ضرورت نہ تھی لیکن میں جانتا ہوں کہ سطح انسان دوسری
لوہن کی نسبت ایک منہ لڑکا سطح پر چلتا ہے اور پھر اس درجہ
سمت پاتا ہے کہ جو قانع کی حالت میں پہنچتا ہے اسی طرح انسان
کائنات پر خدا تعالیٰ کی آیتیں پاتا ہے کہ وہ ممالک کی صفات پر رہتا ہے
اور ان صفات میں غرض انسان ہی امام رہتا ہے لیکن جب انسان
کچھ لڑکی منہ لڑکا پر رہتا ہے تب اس منہ لڑکی کو ایک انسان کی
صورت میں پہنچتا ہے جو ^{لڑکی کی شکل} ~~کچھ~~ کچھ باتیں پاتا ہے کہ غرض انسان کی
اعتبار سے حیا کے صفات کا ظاہر فرماتا ہے ویسا ہی آپ ہی ان لوگوں

پر رہتا ہے لڑکی اور رشتہ باری میں یہ سب کچھ صوری
بیت ضرورت ہے۔ لیکن کچھ بڑے نامور۔ ہاں ایسا ہی از قلم انور
سین اگر میں نہ کہ تو ہم انور کی صفات ہی صوری
اور نیز اس صفات میں صوری کہ جو باری رشتہ کی حالت
میں رشتہ رشتہ کی باری کی رشتہ کی رشتہ کی رشتہ
انور وقت کی محض ہے جب علاج ہو جاتا ہے صفات
ہر ایک کو اپنی عمر پر اعتماد فرما کر غرض میں طرح سی

چہاں پہلی آب کی کمر کی دھڑکتی لہریں تھوڑے دھیرے
 تھوڑے حال پر لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 طبع کی لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 رعبہ کی لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 کی دھڑکتی لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 وقت فرضہ کو ختم کسی دنیا یا لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 اور اگر اس مبارک ہی لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 عاقبت لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 یہ شمع حقیقہ اور لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 رعبہ حقیقہ اور لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے
 اور تھوڑے لہریں تھوڑے لہریں تھوڑے

عروجا منتهی به رفعت و کبریا
بی صورت و بی صفت و بی حیا
جو جز به انکی حکمت و کرم

و بی عیب و بی نیاز و بی کم و بیش
کوی حق و کوی حق و کوی حق

بسیار بلند و بی نیاز - بر ذات بیاد و وقت و مکان
تکلیف و خبر و کم و بیش
تکلیف و خبر و کم و بیش

اسی طرح و بی نیاز و بی کم و بیش - سال و روز و کم و بیش

تا کجا و بی نیاز و بی کم و بیش - اندک و کثرت و کم و بیش

بسیار و کم و بیش - بی نیاز و بی کم و بیش

بسیار و کم و بیش - بی نیاز و بی کم و بیش

بسیار و کم و بیش - بی نیاز و بی کم و بیش

بسیار و کم و بیش - بی نیاز و بی کم و بیش

بسیار و کم و بیش - بی نیاز و بی کم و بیش

بسم الله الرحمن الرحيم
خط نواب محمد علیاں صاحب
بخدمت حضرت امیر
محمد کا درخشی علی رسول اللہ

سید محمد علی درخشی طبیب روحانی

السلام علیکم۔ پیر منظور رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا
کہ حضور نے وقت فرمایا ہے کہ رجب کے رخصتانہ کے متعلق
انہی ہی بات ہے جتنی پہلے ہو چکی تھیں۔ اس سوال سے
مجھ کو تین خیال لگے۔ (۱) یہ کہ حضور اس قدر داد سے قبل
رخصتانہ چاہتے ہیں۔ (۲) یہ کہ حضور نے مزید تاکید کی ہے
کہ جو بھی اس وقت پر رخصتا ہو جائے۔ (۳) یہ کہ حضور
کچھ اور مسئلہ عطا فرمانا چاہتے ہیں۔ میں نے پیر سے
دریافت بھی کیا کہ اسکا کیا مشاوریہ تو انہوں نے سوا کے
کوئی روشنی نہ دلائی کہ شاید حضور صریحاً رخصتانہ چاہتے ہیں

چونکہ کوئی صفت بابت میری نے نہیں کہی اس لئے میں نے عرض
کیا کہ میں خود حضور کی خدمت تحریر عرض کر دے گا۔

میں برابر سوچتا رہا کہ کوئی صفت بابت میری سمجھ میں نہیں آئی
لیکن یہ میں باتیں جو میری سمجھ میں آئی ہیں انکی بابت عرض ہے
مگر بیشتر اسکے کہ کچھ عرض کر دوں اور بلا مدعا عرض ہے کہ اول تو
نگاہ کے لئے لڑائی برائے دلوں کا کوئی زور ہوتا ہی نہیں مسلسل
دو جب جہاں میں لے جا سکتے ہیں نیلے دلوں کو اس امانت
ادا کرنے میں غور ہو ہی نہیں سکتا پس جب عام قاعدہ یہ ہے
تو محض حضور کے حاملہ میں تو وہ حالت ہے جسے بہت سی
ہے وہ جہاں مال و ملت اپنے آپ کو پیچھا چکے ہوں حضور یہ
کچھ زبان ہے اور سچ ہو یا نہ ہو نصیح ہو یا بغضان یہ حالت
میں حضور کے صلح کی فرمانبرداری فرمیں سے بلکہ اس میں دل میں
یا کچھ سچ رکھنا گناہ تو جو ایسی حالت میں کہ عرض کر سکیں
میں نہ جو کچھ عرض کرنا سو گناہ ہے حضور ہی کو سوچنا ہے۔

جو ہنس عرض کرنا وہ بھی حضور می کے سرور۔ میری انہی کے
کسی ہی معاملہ میں انہی ہنس میں تو حضور کے علم سر ہی جتنا جانتا
ہوں لیس جب یہ معاملہ میں پہلے سے تو جو اس معاملہ میں
بھی حضور می جو علم صادر فرمائیں گے وہی صاب ہوگا۔

~~اصل میں اصل معاملہ~~ مگر جو حضور نے دریا بہ فرمایا ہے اس سے
اللہ عزوجل اللہ رب عرض ہے (۱) اصل معاملہ میں کہ اگر حضور جتنا
قبل جانتے ہیں۔ تو فرما ہے کہ جتنا کہ میں پہلے عرض کر چکا
ہوں کہ حضور کو وقت احتیاج ہے کہ جب اس جتنا کہ کہ انہی
اگر حضور فرمائیں تو انہی کی بدوں میں حضرت کر دوں مگر اگر
حضور کا خیال ہو کہ جس طرح حضور اس دندہ میں ہر مرنے
پہنچایا تھا کہ مبارک است و اس سے کہ آپ کو اطلاع دیں
کہ آپ جو جتنا کہ تیاری کر لیں ہم سب ہوا میں گئے اور ہنس
پارہ ہو گا۔ تو وہاں علم کہ میں نے تیاری کر لی ہوگی سب
عرض ہے کہ میں اس بات کوئی نیامی نہیں کر سکا اس پر حضور کا

رحم اور فی سب مگر فی طرح مکرر صلیت اور حضور فرمائی استبدون
کے واقع ہیں۔ اگر مکرر اس وقت صلیت کا حال ہو تو
میں سطح ہونا خواہ کتنی تکلیف ہوگی تو بھی نہ کرنا کہ نہ
حضور نے حکم میں تکلیف میں حاجت سے رکن کر بھی
تھکوا اس وقت حضور نے حکم کی تعمیل کرتی ہے خواہ کچھ ہو۔

(۲) دینی دوسری بات کہ حضور نے بطور مادی اور مالد
بہر نامائید اس وقت حصت ہو جائے تو عرض ہے کہ حضور
کا اس وقت کہ حکم سر تالید کی ایک تالید تھا میں اسی
دن کے دن رات اسی فکر میں ہوں تھکے۔

(۳) سو بارے متبر اور کہ حضور اس رحیم اور فضل سے مکرر
اس معاملہ میں اور صلیت بمقام فرمانا ہے میں
اور میں استبدون کے زمانہ میں کچھ سہولت محض اس سہولت
کی وجہ سے جو حضور کو مجھے دیا ہے میں تو نہایت
محبت اور استغاثی سے عرض ہے کہ اگر اب ہو تو حضور کی

نہایت ہی سذگوارانی ہو کہ تو اگر اس طرح سب خدا کے سہولت
 کے طے ہو اور عجز و دقت ہمیشہ نہ آئے۔ رہنمائی
 صحت بھی چند ماہ کے بہت خراب ہو رہی ہے اس میں بھی کچھ
 خدا وند کا عافیت کی صورت نکال دے اور اس میں بھی انتظام
 کافی کر سکوں۔

بہر حال یہ عرض سب ممکن نہیں ہے۔ دو دن سہری میں عرض
 ہے کہ سر پر دم ہو مایہ خویش را۔ تو دانی صاحب کم و سبزی
 شیرینی اسٹیشن اور کھانہ کا بھی قصور کوئی خیال کر
 انتم کو بھی۔

اس عکس و حرکت اور درجہ
 یہ تجزیہ اس کی حرکت میں رہنے سے کیا لگتا ہے
 کہ فی الواقعہ اس کے معجزہ مابعد الہی کے اصول بات ہے۔

کہ نہ بجز خورشید و مہر اور طغیانیام تو سر
 جو جوہر بلکہ فقر و محنت اس کی خدمت کچھ حال میں
 بیکار و بے روزگار رہے نہ ہو دعا کا موقع نہ
 ہو گا۔ لکن یہ کہ اگر وہ یہ حال کہ اس کے
 بہت سے بانی کی زندگی اس کے لئے ہے
 اس کی یہ زندگی جو کہ اس کے لئے ہے
 کہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اس کے لئے ہے
 کہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے

اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے
 کہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے
 کہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے

[Handwritten signature]

مع الترتيب في جميع هذه النسخ
انما هو الترتيب في النسخ

Handwritten signature

به سوت در دریا رنج می حکم و فراقی قد
 به حکم شن گریه رنج افتاد من با کرم بگری
 حالها را می بیند ای راجه افتاد من رنج
 در حالها

دیکھو اس طرح
ایک سال سے اس کے رطلے
اس لئے کہ وہ دعا میں ہے جسے
یہ لکھ رہا تھا کہ یہ ایک سال سے اس کے رطلے

۱۲

۱۳۸۵/۱۲/۲۵

(عالمی وکلیٹ)
 کلمہ معنی و تفسیر
 (عالمی وکلیٹ)
 کلمہ معنی و تفسیر
 (عالمی وکلیٹ)

(عالمی وکلیٹ) - (عالمی وکلیٹ) - (عالمی وکلیٹ)
 (عالمی وکلیٹ) - (عالمی وکلیٹ) - (عالمی وکلیٹ)

(عالمی وکلیٹ)
 کلمہ معنی و تفسیر
 (عالمی وکلیٹ)
 کلمہ معنی و تفسیر
 (عالمی وکلیٹ)

ON POSTAL SERVICE.

Amount of Order (in figures) Rs. 2500
 Name of Remitter Mr. J. H. Khan
 Address " 123 Main St. Karachi

KARACHI-CAMP

Name Stamp
KARACHI
25 AU
07

1985-86 Page to have received payment of
 Rs. 559 for the sum
 of Rs. 559 on the reverse.

Date 19/11/85 190
 Signature of Payee in ink.

اسم فائل دلا گیا
 اسی جا سے اس کی کاپی لیٹی ہوئی ہے کہ اس کا
 ! اس کا منسلک ہے اس کی کاپی دیکھ کر
 (مکمل)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

جانتے باز رہا اور کچھ نذرانہ خدمت اقدس میں بندوبست مولوی صاحب موصوف معہ ایک عرفیہ شوق
 و تیر کیس عرفیہ بایں بیان کہ میری ہمیشہ یعنی غریب الناس و بیگم عرف حاجی بیگم تبیت میں داخل ہوتے
 ہیں لہذا حضور شریک فرما کر خاص اپنے دستخط خاص سے کچھ نصیحت و غیرہ تحریر فرما کر غلام کو سر فرما فرمایا
 معذرت روا نہ خدمت کیا تھا چنانچہ مولوی صاحب موصوف جبکہ لاہور پہنچ گئے تو میرا و تیر شریک
 کا عرفیہ بعد نذر خدمت کی خدمت میں پیش کیا جس پر حضور نے نذر قبول فرما کر خاص اپنے دست
 مبارک سے بتایا کہ مائے حلالہ اپنے وفات کے نور و زقیل بمقام لاہور عزیز منزل میں یہ جواب تحریر
 فرمایا ہے جسکی نقل صفحہ ۲۷۱ کتاب ہذا پر ہے۔

نوٹ ۱۔ از مولوی سید شہار احمد صاحب ایڈوکیٹ ایمر حجاز احمد میڈیکل یادوکن

گوکہ میں نے ۱۹۱۷ء میں اپنے گھر میں بیت پہلے بیت کی اور حضور کی زندگی تک کتبہ بنے عریض
 دعا کے لئے لکھا رہا اور اپنے پتے سے پوری طرح اطلاع نہ دے سکا تو میرے خطوط کے جواب میں جو خطوط
 حضور مجھ کو آئے تھے بعض واپس جانتے سے اور اخبار میں میرے کو تسلی دینے کے لئے چھپوا دیا جتنا کہ دعا
 خطوط بھیجے ہیں اور دعا کی جاتی ہے بوجہ طولیت میں اپنے پتے خطوط میں نہیں لکھا کرتا تھا ورنہ جو آتا
 مجھ وصول ہوتا۔

میری ہمیشہ کا جواب میری ہمیشہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ جن کا رتبہ رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کا ہے میرے گھر تشریف لا کر چینی کے منڈے
 کے پاس جو کہ میرے من میں تھا کھڑے تھے میری ہمیشہ ان کی بیت کے لئے میرے کمرہ میں سے ایک غسل
 کی میری تشریف وانی لیکر باہر آئیں اور بیت کیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعبیر اس ناگہی پوری ہوئی کہ
 میں نے اپنے خط میں اپنی ہمیشہ کا جو ذکر لکھا تو حضور نے انکی جیت کے ساتھ میری بیت کا بھی ذکر
 فرمایا۔

نوٹ ۲۔ از محمد اسماعیل وکیل یادگیر

مولوی سید شہار احمد صاحب ایڈوکیٹ کی ہمیشہ سماجیہ جن کا ذکر اس بیت میں موجود ہے انکی شادی بعد میں
 جناب نواب اکبر یار جنگ بہار علی گڑھ ہائی کورٹ حیدر آباد سے ہوئی تھی وہ اب دیر ہوئے فوت ہو چکے ہیں جسکی اطلاع
 ایک راکارشی الدین احمد نقیہ حیات نے جو سید عبد اللہ الدین صاحب سکندر آباد کے داماد ہیں۔

بجھو جھوٹے اندر میں ظلم

عین جہت پر ادراغ میر شارت علیہ السلام

دائگوئی کے سر و سرنگی تھوڑی دھار انہ دیکھو دیکھو
گراں از امتیاع اسے از قبا

یہ سب گزشتہ اندر میں عرف - درویش پر ادراغ
صبر و صبریت از یکم حرف بطور لکھو

نقص تحریر مولوی میر محمد سعید صاحب
عین جہت پر ادراغ میر شارت علیہ السلام

صحافی حضرت سید مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مولوی سید شارت احمد صاحب لکھنؤ کے خواہ اور جماعت احمدیہ
خبردار کے ہائی تھے حضرت سید مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدمت میں بیعت قرآن سید شارت احمد صاحب اور ان کے
بہن کلمہ شیش فرمایا تھا۔ جس کا حضور اقدس نے جواب دیا وہ دوسرے صفحہ پر درج ہے۔

جواب خط و لقمہ بیعت
از حضرت آقا سید
مورخہ ۱۸ مہرگی ۱۹۰۸

در اسلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
والحمد لله رب العالمين
والسلام على من اتبع الهدى
والسلام على من اتبع الهدى
والسلام على من اتبع الهدى

نقل مطابق اصل تحریر یہاں کہ حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بیعت و تدریس و شہادت علی اصحاب و ہمیشہ شان بدعا و خیر بطور است نصیحت
ہیں کہ اقامت صلوٰۃ و معہدی آن بدعا ہا و استقامت بر احادیث صحیحہ و
احکام قرآن و کثرت درود شریفہ و استغفار و ایم لازم بجمیعہ یاد کنندگان
سلام شوقی۔

لاہور عزیز منزل

مرزا غلام احمد

۱۸ مہرگی

سید الشہداء علیہ السلام
کے دین سے کوئی کام

اس کی

فہم

بھی اور اعلیٰ اور اس کے اور علم

لو کہ ہم کو علم اللہ اور کمال : جس سے نام صرف اس کا ہی ہو

ہو نہ کہ ہو کمال : آپ کے عقائد سے بہتر ہے

کسی صالح کی وجہ سے اپنے کو فخر : آپ کا نام ہے اور کمال

بہذا اس جگہ آتا ہے چودھویں باب جو اور اعلیٰ اور کمال

اور اس کا علم میں نہ ہوتا : اور عزت کا علم

یہ نام ہو کہ اور کمال سے اور ایک اور کمال

کمال سے کمال : اور کمال : اور کمال

دستِ نئی جہت کی علامت اور نئی ہر حال کی علامت اور ہر حال کی علامت

محرم الحرام ۱۲۸۵

۱۵ د اکتوبر د ۱۳۰۲ ل.

جو شریعت کے وقت نہ ہو اس کی تائید ہے

The Fifth
 of June 1866

16/

نوٹ از مرتب :- مکتوب پداملکہ و کشور یہ کی جو ملی کے تعلق میں ہے۔ جواب صاحب کی تحریر
مایلر کوٹل میں اس سال سالہ جو ملی کے (جون شروع میں) منائے جانے کے
معلق حضور نے اشتہار حیلہ اجاب میں تالیف فرمادی تھی۔

خطوط حضورت اقدس بنام نو آید مکمل علی خان صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله وحده وصلى على رسول الله

سبح

محسن عزیز افرام نوب محمد علی

اسم علیکم وعلیٰ اولادکم وعلیٰ ائمتہکم کہ جو آپ کی ایک

میراث ہے جس کی طرف سے آپ کی وصیت ہوئی ہے

احرام پر اور جو کچھ آپ نے وصیت کیا ہے وہ آپ کی ایک

میراث ہے جس کی طرف سے آپ کی وصیت ہوئی ہے

عقب معلوم ہے اور ایک اور میراث ہے آپ کی ایک

میراث ہے جس کی طرف سے آپ کی وصیت ہوئی ہے

حکم اور جو کچھ آپ نے وصیت کیا ہے وہ آپ کی ایک

میراث ہے جس کی طرف سے آپ کی وصیت ہوئی ہے

حلیٰ افشے میں آئے سے اجازت مانگتا ہوں کہ اس
بروز لکھنا کہ کچھ ایسا کہ معذرتوں کا ہونا کہ
جو تار میں مرزا خورشید کو تار سے

تا دہلی محوین کو تھی کہ لاہور میں بقیہ ہاں
سنہ ۱۲۵۱ء میں ہونے والی ہجرت اور ہجرت
فیل و مہاجرین میں لکھنؤ میں ہجرت ہجرت
مگر یہ ضروری کہ اس کی وجہ سے ہجرت ہجرت
کہیں میں ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت
۱۲۵۱ء ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت

رجح رہی غارتگری کے لئے ضرورت ہے کہ ایک
 دینی نمونہ لکھیں، اس وقت سے لے کر عسکری و دینی

کے لئے نہ صرف دینی و علم

کا نام لکھنا
 ضروری ہے
 ۱۹۹۹
 ۱۹۹۹

خط امیر ۹۲/۲۹ مقام قوا ب صاحب

مکرم
بہار علیہ السلام کی جانب سے
مکرم شہزادہ کا پیکر
نیکو کار و صالح
مقام قوا ب صاحب

طی ۱۲/۱۲/۱۳۴۱

مکرم

الحمد للہ الرحمن الرحیم

کسے

جنتی عزیزے احوال برائے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سب از کلمہ

رہنمائی کے وقت یہ فرسوس کیا ہے (حقیقتہً اراض

اور اراضی ملتی ہوئی ہیں اکثر انکی کثرت معلوم

و غم و غم و غم ہے جب در دامن آگیا یہ خدا

کہ جس کے دل کو لہر لہر ہے لیکن حیدر

ہو رہا ہے کہ ہمارے یہ نظریہ کیا ہے تو

کس کے یہ ہیں یہ سب کے دل آئینہ

ہیں جو باوجودیکہ کچھ علم ہے مگر اس کے لایم کے
 ایک ہفتہ پہلے سے پہلے سے لایم کے عورت
 اس عورت کے بعد اس کے ساتھ کہ حاملہ ہو گیا
 شاید تارک درم کے آگے اور اس کے بعد

دستور بنی فہرست درم

ص ۱۰۰

۱۰/۸۳

اور نیک اور اسکی اختیار میں اسکی کمزوری
 اور نیکیت میں کیلئے اہل حکم جہنم کی آتش میں
 یہ دیا ایک عجب مقام ہے کہ ایک دن ایک کھنڈ ایک کی
 عیشہ کی آواز دہریں دن وہی ظالم نصیب میں گرفتار ہو کر
 رونا شروع کر دیا جس وقت مار مارے ہنر میں گھر کے
 جاگیر کی دست پرور ہوئی میں ہر سب کچھ قبول کر لیں
 گھر کے یہ حد نہ کی کی طرف سے اٹھیں ہاں مار مارے ہنر کی
 باہر میں نہ کی کہ عذر کرنا چاہے اور ہر وقت کہ کر اچھا کر لیں کہ
 مار کر کونہ میں ہوا حالت حجت اچھی نہیں رہتی کہ کھنڈ حجت حجت
 حجت حجت میں دروازے ہیں اور دروازے حجت کی چٹائی کے
 کسی طرح اس کی کونہ کی سلوکیت مفید نہیں ہے

[illegible]

کتاب الفہام فی التفسیر

نہ ہر یہ نفعاً ظاہری باقی ہے مگر یہ اسے اکتاہٹ

کر رہی دعا ہے خمد خدا کی کوئی راہ اپنے

سکالہ لا یستحق ان کو قضا و قدر اللہ کا

سبب غم نہ ہو اور نہ کبھی کہ انسان کی طرف سے

یہ ایک رستہ ہے بلکہ خدا کی طرف سے یہ ایک

ابتداء ہے جس کا درخت ہے دلوں کے لئے من اللہ اور اللہ

و منفقہ من الاموال و اللہ العزیز۔ اور یہ اس کے ہونے کی طرف

بلکہ میں آج میں بہت جوش ہے اس کی دعا کے لئے

اور یہ رستہ ہے کہ اگر دعا ہے کہ اللہ کے لئے

کلی رستہ ہے اللہ کے لئے اور رضا بقضا کے لئے

کہ سلطان احمد بن ناصر بن سید لکھنؤ میں ایک حسرتی ہی چند روز ہوئی کہ
 اس کا ایک خط میرا نام لکھا جس میں اس نے کہا کہ وہ خود شہر آجائے گا
 اس کا حضور یہ تھا کہ میں ایک خوداری حرم میں گرفتار ہو گیا ہوں اور
 کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی اس پر سوار ہو کر میں یہ نذر عالی کی
 کہ اگر خود نکلیں اس پر خود نکلیں مقدمہ سی رہ کر ہی نہ رہیں صلیح کی اس
 بعد یہ نقد آپ کی حکومت پر توقف دو کروں گا اتفاق اس پر کیا کہ جب
 اس کا خط میرا تو بھی جوڑ دوں گے کی کوئی نہ تھا تب میں دعا کی کہ اے
 خدایا مآثر دیکھ اگر اس شخص کو اس وقت سے رہائی کی بخش دے جس
 طور کا فضل تر ہو گا کہ یہ یہ فقیر کوئی رش بہہ سی رہی ہو جائے گا
 دم چھوڑ دے کہ اس کی خدمت میں میرا مسئلہ کہہ کر دے گا
 سچ بتا دیکر شاہ ظاہر ہو جائے گا دعا کر لی ہے خداوند

محرم الحرام
حسب

نجمی عریضے اجماع
درجہ

اس عریضے کے بموجب اس وقت

ہر ایک کیلئے غرضیں دی گئی ہیں اور ان کے

غایت بخشے ان کے لئے ہیں اور ان کے

ظرف سے اس عریضے کے لئے

ہی دعا کرتا ہوں کہ ان کے

درجہ عریضے کے بموجب

ہر ایک کیلئے غرضیں دی گئی ہیں اور ان کے

[illegible]

خفا کر کر ان دنوں میں دینی ضرورت کی کمی نہ ہو کہ ہفت روزہ
 کی پیش منہ جان کی ترکان کی کمی عمارت نامہ کی حریفہ کی
 عمارت کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی
 یہ اگر سقہ رومہ دیا جائے کہ دو روزہ اور چار
 اس عمارت بنائے جائے اور گیل مار کا لکڑی برکت دل کو
 کام میں پڑھوں روزہ رومہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ
 رومہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی
 پوری آرم کی گاہ ان اخراجات کی ضرورت ہے۔ پس یہ دل میں
 یہ خیال ہے کہ اگر ایک بدستور کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ
 اپنی ہا ہا کی دوسری بدستور کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ
 اگر عین اس بدستور کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ کی حریفہ

۲۰ اللہ اکبر علیہ
کسے
محبت خیرہ احوال

اسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ مسیحا کے ہر

رہنمائی کے وقت یہ خوش کیا ہے (حقیقت اور امن

اور احوال میں ہو گئے ہیں) اکثر ان کی کثرت میں

و غم و غم و غم ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ خدا

نہ جس کے دل کو پرانہ ہے لیکن حیرت

ہو رہا ہے کہ ہمارے ہر نظر میں ہوں تو

کسک نہ ہوں - کسک نہ کر کے دل آئید

۱۔ حقانیت میں آج بھی دعا اور آیتوں کی تسکین دعا

۲۔ حقیقت، شراک جو اپنے اختیار میں نہ رہے

۳۔ کبھی کبھی کچھ کراہت ہے دعا ہی کے

۴۔ سوئے رختوں سے کچھ کچھ ایک حمد البتہ

۵۔ میں اسیر رہتا ہوں کہ اس کی حالت میں

۶۔ میں اس کی فاضل حالت کا فرقہ مل جائے گا کہ میں

۷۔ یہاں تک کہ میں چاہتا ہوں کہ میں

۸۔ آج اس کی حالت میں اس کی سرب میں آج

۹۔ آج اس کی حالت میں اس کی سرب میں آج

تر اے عمریں سلام کو حور خیزان چلی ہی اراضی داس گھر میں بیتا اور کچھ حصہ میں
 اور درجنی کے حصہ میں گھر میں اسید کے تحت سے جیتا ہوں اور اسید نہ ہو تو ہم ایک دم میں
 حویلی میں سوائے تھیں جس طرح کہ اپنے بیٹے یحییٰ کے لئے دعا کرتے
 اس بات اے کہ تھے اور ان کا خدا تعالیٰ اسے عمر دراز کرے اور عظیم ہو کر
 تھیں کے محنت مجھے کبھی کبھی نہ تھیں اور جہاں تک جی رہا اسے درالیم

بقیہ حصہ ۱ خط ۹۱/۳۲ سالانہ کے لئے ۵ پیکہ، صفحہ (۸۰) کتاب مذکور

مکرر یاد دلاتی ہوں کہ اس لئے کہ حور خیزان کے خدا اور ان کا
 لکھ کر رہا ہے کہ تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مکنہ وضع علی بن محمد المصطفیٰ

بھی مریزی اہم مرزا صاحب

اے علیکم درود اللہ علیہ سچ میں اسکل اگر چند ہزار ہزار آج ہی ہیں
اگر میں درود ہمارے جا سکا ارادہ تھا کہ اس پر نہ ٹھنڈا ہوتا

تے کچھ عورتوں کے ساتھ کہ ان کے جوش راہ نہ ہو گا حد تک نظر کرے

مہر زدن کے سبب ایک عورتی اور بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کچھ لکھنے والے ہیں

تاہم سچ ہے کہ میں لکھنے والے ہمدردی کے سچ سے لگتا ہوں کہ روزِ حشر کے

سچا ہمدرد ہے اور قابلِ قدر ہے اور کچھ معلوم ہوا ہے کہ کئے لوگ جیسا کہ

انکی عادت یہی ہے اچھی کہنے اور اچھے کام کرنے یا محض غلامی کے
 عادت سے بڑی اور دوسروں کے پاس انکی ماتحتی کے علاوہ کچھ نہیں جیسا کہ شیخ
 کہ ان دنوں میں کہنے والا ایک شخص تھیں اور وہ خود بخود سب کو قانع
 مانتے تھے کہ ایک کو اپنے غلاموں میں کیا ہے تو کیا انہوں نے یہی مانتے تھے کہ
 اور ایک کمرہ شاہ کے عین یہ کہ انکی افغانی کہ یہ بھی اسکا شہر ہے کہ یہاں
 حاصل ہوا اور جب یہ کہ ان کے اہل بیت کے اہل بیت کے اہل بیت کے
 میں اس بات کا گورن ہوں کہ یہ وہ شخص کی کہ یہ ایک غیبی صفت ہے کہ
 نہ غیبی نہ جس میں کہ ان کے دل و جان کے آپ کا خیر خیر ہے اور غائبہ دعا کرتا
 اور جس کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ
 ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ

کہا کہ ہر سال ہفتہ روزہ کا عالم ہے اسان ان کے خوراک کو دیکھتا ہے

اور اگر بہتر ہی نقد سے ہم تو ان کو کسٹن کے کچھ ہی نہیں ہو سکتا ہے

اسانوں کے حوالہ کے لئے عرصہ کا خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی

کئے ہوئے ہیں اور ان کے لئے کہ انکی حد تک اس کے لئے کہ درجہ میں

کا نام لکھا دلی مل جاتی ہے اور ایک سہا سہا دستان حکم کیا رہا ہے

وہ ہیں ملتا ہے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے

اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے

اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے اسانوں کے لئے

نکاح خط کے لئے (77) دیکھو -

Published by M. Ismail Fazil High Court Pleader Yadgiri, (Dn.)

Printed at

Avon Printing Works Esamian Bazar, Hyd-Dn.

صحت نامہ "مکتوبات احمدیہ" جلد ہفتم حصہ اول مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	اکاون	ساتھ	۱۶	۲	اسی	اسی
"	"	تالیف	اشاعت	"	۳	ایک سو	ایک سو
"	۶	چونتالیس	تینتالیس	"	۶	باعث	باعث
"	۹	سولہ	کیس	"	۸	بالکریکٹ	کولڈ بالہ
"	۱۰	تینس	چھبیس	"	۱۱	ہدایت	ہدایت
"	"	چھ	بارہ	"	۱۰	ایک	ایک
۴	۵	اخویم محترم	اخویم محترم (معاذین صاحب)	"	۲۲	بشکل خط	بشکل خط
"	۹	اس کا	ان کا	۱۵	۲	کال	کالی
۷	۶	کافر ہوتے ہیں	کافر ہیں	"	۶	کی نہیں	کی نہیں
"	۱۱	دوسری حالت پہلی	دوسری حالت پہلی	"	"	"	"
۸	۱	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	"	۱۲	کھیر دالے	کھیر دالے
"	۳	رحمۃ	رحمۃ اللہ	"	۱۳	مضائقہ	مضائقہ
"	۴	بیاعت	بیاعت	"	۱۴	زمانہ	زمانہ
"	"	ربا	ربہ	"	۱۸	جاوے	جاوے
"	۸	آخر	آخر جو	۱۶	۱۶	نشت	نشت
"	۹	فائیتیں	فائیتیں	"	۱۱	نشت	نشت
"	۱۹	طور	طور سے تسلی	۱۷	۱	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ
"	۲۱	طبیعت	طبیعت	"	۳	دوسو	دوسو
۹	۱۵	ایک شخص	ایک شخص	"	۵	دوسو	دوسو
۱۰	۶	ذالک	علی ذالک	"	۲۰	دوسو	دوسو
"	۸	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	"	"	تھا کہ وہ	تھی کہ
"	۱۲	دوسرا	دوسرا	۱۸	۳	دوسو	دوسو
"	۱۶	ایک ہزار	ایک ہزار	"	۱۰	باراں	باراں
"	۱۴	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	"	۱۱	طبیعت	طبیعت
۱۱	۱۲	سلسلہ	سلسلہ	"	۱۳	نزلہ	نزلہ
"	۱۴	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ	"	۱۵	ہوگا	ہوگا
۱۲	۷	ہیں ہیں	ہیں ہیں	"	۲۰	ہوگا	ہوگا
"	۱۳	ہیں	ہیں	"	"	"	"
۱۳	۱۵	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ	۱۹	۵	"	"

سطر ۱۶ میں جو غلطی ہو چکی ہے غلطی نہ سمجھی جائے
عبادت پر کوار دین ہوئی ہے اس کا تیبہ لگا کر فقط اللہ تعالیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اصل مکتوب میں نہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۳	مکتوب	مکتوب نمبر ۱۲	۴	۱۲	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	نحمدہ و نصلی
"	۱۴	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	نحمدہ و نصلی	"	۱۵	طوق	طوق
"	۱۵	فرمان دے	فرمان دے	۳۳	۳	کچھ	کچھ
۲۰	۶	اس	نوٹ	"	۶	ایک	ایک
۲۱	۷	اس	اس	۳۴	۱	خطوط و حدانی والی عبارت	خطوط و حدانی والی عبارت
"	۱۳	دو نمونہ	دو نمونہ	"	۷	دخول	دخول
۲۲	۱۴	کرنیں	کرنیں	"	۱۲	اس قدر	اس قدر
۲۳	۱	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	مکتوب میں نہیں	"	۱۸	پاؤں	پاؤں
"	۲	مولوی	مولائی	۳۵	۳	یوسف	یوسف
"	۱۵	یا خدا	یا خدا	"	۱۲	شہادت	شہادت
۲۵	۱۱	نشست	نشست	"	۱۵	سنہ	سنہ
۲۶	۱۹	یا	یا	"	۱۶	۳۹	۳۹
"	"	اس کو	اسی کو	"	۲۱	مد راس	مد راس
۲۷	۸	۱۹۰۲	۱۹۰۳	۳۶	۵	برکاتہ	برکاتہ
۲۸	۲	فرمان دے	فرمان دے	"	۱۳	بالفعل	بالفعل میں نے
۲۹	۱	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	نحمدہ و نصلی	۳۷	۶	کل نیچے کل	کل نیچے کل
"	۳	ایک	ایک	"	۱۰	ہر ایک	ہر ایک
"	۴	یہ عبارت "خطوط و حدانی والا لفظ خاکسار کے	یہ عبارت "خطوط و حدانی والا لفظ خاکسار کے	"	۱۷	کے کو ٹوٹ	کے کو ٹوٹ
"	۱۴	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	نحمدہ	۳۸	۲	دینا	دینا
"	۱۷	کودیا	کرتا ہوں	"	۳	آگئی	آگئی
۳۰	۱۷	بجھ بسد	بجھ افسر	"	۷	ہر ایک	ہر ایک
۳۱	۲	ہر ایک	ہر ایک	"	۱۳	کئے	کئے
"	۳	لیکن	میں	"	۱۷	ایک	ایک
"	۱۳	سات سو	سات سو	۳۹	۳۹	آخری سطر	آخری سطر
"	۱۵	طرح	طرح سے	"	۱۰	گیا ہے	گیا ہے
"	۱۸	بد	جلد بید	"	۱۳	پچاس	پچاس
"	۳	آسمانوں	آسمان	"	۱۵	تین	تین
۳۲	۶	خطوط و حدانی والی عبارت "خطوط و حدانی والی عبارت	خطوط و حدانی والی عبارت	"	۱۶	اول	اول
"	۸	ہوتے ہیں	ہو جاتے ہیں	"	"	دوم	دوم

نوٹ: مکتوب ۳۹ میں جو سری قلم الدین مسایا کوئی کا ہے اس امر کا ذکر حقیر الہی ص ۳۲۳ پر بھی فرمایا ہے

گیا
پچاس
تین
اول
دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۱۷	سوم	سوم	۴۸	۵	علی رسول اکرم	علی رسول
"	۱۹	پچاس	پچاس	"	۶	احرم	احرم
"	۲۱	چار سو	چار سو	"	۷	برکاتہ	برکاتہ
۴۰	۱	مکانات	مکانات	"	۱۸	ایک	ایک
"	۶	میاں	میں نے	"	۱۹	لوگ کے لفظ کے بعد خالی جگہ علی سے رکھی گئی تھی۔	
"	۷	آپ	کر آپ	۴۹	۴	ہے	ہے
"	۱۷	کر دیا	کر دیا	"	۵	پیر نکاح ہو جائے	پیر
۴۱	۶	کے	(کے)	"	۵۵	سطح عبارت اول کے چائے بائیں کاٹ کر قلعے	سطح عبارت اول کے چائے بائیں کاٹ کر قلعے
"	۹	یا	یا (جیسا)	"	"	والے پر سے یہ دونوں جگہ خالی نہ بھی جائیں۔	
"	۱۲	اعمال	الاعمال	"	۱۶	لک	لک
"	۱۶	سایخ	سایخ کی	"	۲۱	لا خط فرمائیے	لا خط فرمائیے
۴۲	۸	درست انتظام نہیں ہے	انتظام درست نہیں	"	"	علیہ السلام	علیہ السلام
"	۱۱	کبھی	کبھی کبھی	"	"	میں نے	میں نے
"	حاشیہ	الا	والا	"	۵۰	برکاتہ	برکاتہ
۴۳	۹	نحمدہ و نصلی علی رسول اکرم	نحمدہ و نصلی	"	۱۲	مذکورہ	مذکورہ
"	۱۰	برکاتہ	برکاتہ	"	۲۰	دعائیں	دعا
"	۱۵	بستر	بستر	"	"	والے الفاظ	والے الفاظ
"	۱۷	لک	لک	"	"	ہے	ہے
"	۲۱	۲۲۳	۲۲۳	"	۵۱	ہے	ہے
۴۴	۵	(نقطوں والی جگہ خالی نہ بھی جائے)		"	۷	چار عدد	چار عدد
"	۶	کر کے	(کر کے)	"	۱۱	غائبانہ	غائبانہ
"	۱۵	۳۳	۳۳	"	۲۱	راے	راے
۴۵	۱	اقدس ہے	اقدس ہے	"	۵۲	الاکا	الاکا
"	۶	چاہے	چاہے	"	۵	سکھائے	سکھائے
"	"	اب میں	اور میں اب	"	۱۰	اللہ	اللہ
"	"	نماز	یک نماز	"	۱۵	ہیں زیادہ	ہیں زیادہ
"	۱۶	من	سن	"	"	ہیں	ہیں
"	حاشیہ	"شروع سے"	"شروع سے" یا "ابتدا"	"	۱۹	بھی ہو جائے	بھی ہو
۴۶	۶	اس	صرف اس	"	"	نصرت	نصرت
۴۷	۲	آمدنی	آمدن	"	۵۳	دو	دو
"	"	حاشیہ میں درج ہونے سے رہ گیا	خطوط و مدنی والے الفاظ میری طرف سے ہے	"	۴	بیچ	بیچ

صفحہ	سطر	عقلم	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۵۲	۸	اکثر	۵۹	۱۰	جاوے	۵۹	۱۰
"	۱۱	کوتا	"	۲۰	جاوے اور	"	۲۰
"	۱۴	تھا	"	۵	داشر قاتی	"	۵
۵۳	۷	بسم اللہ	"	۱۱	اب	"	۱۱
"	۱۰	دو	"	۱۲	پتے	"	۱۲
"	۱۶	کہ بہتر ہے کہ	"	۱۳	اور اور	"	۱۳
"	۲۱	دوسرا	"	۱۴	کے آخر پر نوٹ کے بعد یہ الفاظ سمیٹ کر جوئے کے	"	۱۴
"	۲۲	ماہواری	"	۱۵	عبدالرحمن تارانی احمدی قلم خود ۳۲ پر ۱۹	"	۱۵
"	۲۳	اے	"	۱۶	حسن	"	۱۶
۵۵	۸	آپ سے ہمدردی	"	۱۷	خود و فاضل علی رسول الکریم	"	۱۷
"	"	نکھتا	"	۱۸	گور واپس	"	۱۸
"	۹	ہوا	"	۱۹	میں	"	۱۹
"	"	سد	"	۲۰	حق (حق پر غلطی سے چپ کاٹی رہی ہے جی جاوے)	"	۲۰
"	۱۹	نہ	"	۲۱	صحی نامہ ضمیمہ کتاب	"	۲۱
۵۶	۲	بے قدری	"	۲۲	خیریت	"	۲۲
"	۸	آرے	"	۲۳	آپ کی	"	۲۳
۵۷	۴	ماہور	"	۲۴	تعلی	"	۲۴
"	۱۲	نمبر	"	۲۵	مید	"	۲۵
"	۲۰	ایک ہزار	"	۲۶	آپ کو نہ صرف	"	۲۶
۵۸	۴	ساتھوں	"	۲۷	اور مان	"	۲۷
<p>نوٹ ۱۔ بابت خطوط ہیں۔ کتاب بڑے چپ جانے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ خطوط الحکم بابت ہے جو میں نے اس میں چھپوایں سمیت شائع ہو چکے ہیں۔ یہ بھی کتاب بڑی ان کا شائع ہونا چاہیے نہیں کیا کیوں کہ کتاب میں ہلاک دینے لگے ہیں۔ دوسرے ان خطوط کی عبارت حضرت عثمان صاحب یا حضرت جہانی نے پڑھ کر درج نہ کرائی تھی میں نے بعض الفاظ کے پڑے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کو خاکسار اور خط کو کوئی نام پڑھا گیا۔ حالانکہ انہی اور خطوط میں ہذا کو مرزا ہی پڑھا گیا۔ اصل خطوط کے ساتھ الحکم اور کتاب کی عبارات کا حضرت جہانی ہی کے سامنے مقابل کیا گیا حضرت جہانی ہی نے کتاب بڑی عبارت کو درست قرار دیا ہے البتہ مکتوب میں القدر اور العزیز دونوں پڑھا گیا ہے حضرت جہانی ہی کا چھاپا القدر کی طرف ہے اور میر القدر کی طرف ہے اس کے بعد حضرت کے خط القدر کے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ ان خطوط کے ہلاک کتاب میں درج ہیں اور چپ الحکم میں ان سے احباب خود خط فرما سکتے ہیں۔</p>							
۵۸	۲۰	ایک	۶۲	۱۰	عسم	۶۲	۱۰
۵۹	۲	بھی	۶۳	۱۱	بھی دعا کے	۶۳	۱۱

شکرِ لہِ جناب

اس کتاب کی طباعت اور اشاعت اور
 پروف ریڈنگ و دیگر تمام کام کی انجام دہی
 میں مولوی محمد اسماعیل صاحب مونی ناظم کتب و اشاعت
 نے میری بہت مدد کی ان کے علو و کرم سے کمال
 محمد عبدالحی صاحب احمدی یادگیر و سیٹھ معین الدین صاحب
 احمدی حنیفہ کنتہ سیٹھ رشید احمد صاحب حبیبی حیدر
 سیٹھ محمد اسماعیل صاحب حنیفہ کنتہ و عجاز حسین صاحب
 حنیفہ کنتہ نے بھی حتی المقدور مالی اعانت فرمائی۔

جن ابھم اللہ احسن الجناء

۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء

ملک صلاح الدین ایم۔ اے

قادیان